تصویر مواجہ شریف

فضائل

حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(شیعہ کتب کی روشنی میں)

حصہ دوم　　بار ہفتم

تصنیف

ابوالاحسن محمد محبوب الٰہی رضوی

چیئرمین

میاں امام الدین ٹرسٹ۔ چونیاں ضلع قصور

پبلشرز

تنظیم الہجویریہ پاکستان

سلسلہ اشاعت نمبر ۱۹

خلیفہ اوّل بلا فصل جانشین رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم یار غار و المزار امام المشاہدین لرب العالمین امیر المومنین سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

کے عرس مبارک کے موقع پر خصوصی اشاعت

نام کتاب ـــــ فضائل سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ (ضمیمہ کتب کی روشنی میں)

مؤلف ـــــ ابوالاحسن میاں محمد محبوب الٰہی رضوی چونیاں

بار ـــــ ہفتم

طباعت بار ششم ـــ میاں امام الدین ٹرسٹ ۔ چونیاں ضلع قصور

سن اشاعت بار ہفتم ـــ دسمبر ۱۹۹۳ء ، جمادی الثانی سنہ ۱۴۱۴ھ

تعداد اشاعت ـــــ گیارہ صد

ہدیہ ـــــ دعائے خیر بحق معاونین

بار ہفتم ـــــ تنظیم الہجویر پاکستان

ہدیہ عقیدت و تواضع

پیر طریقت پیکر رشد و ہدایت حضرت سید محمد علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کرمانوالہ شریف

رئیس التحریر حضرت علامہ عبدالحکیم خان اختر مظہری شاہ جہانپوری رحمۃ اللہ علیہ ۔

بیرون جات کے حضرات ۴ روپے کے ڈاک ٹکٹ ارسال فرما کر طلب فرمائیں

تنظیم الہجویر پاکستان

مرکزی دفتر

۱۳۶۷ ایچ حویلی معراں ۔ اکبری منڈی لاہور (پاکستان) فون ۳۵۷۰۲۳

مختصر تعارف مصنف

نام محمد محبوب الٰہی کنیت ابوالاحسن تاریخ پیدائش ۲۵ دسمبر ۱۹۲۰ء

والد کے مختصر حالات

نام میاں امام الدین ۔ چونیاں کی معروف مذہبی ، سیاسی اور سماجی شخصیت جو پچاس سال سے زائد عرصہ میونسپل کمشنر رہے ۔ اس دوران بیس سال کے قریب سیشن کورٹ لاہور میں اسیسر رہے ۔ کئی مساجد بنوائیں ۔ چاہ آبنوشی لگوائے ۔ مدرسہ اسلامیہ قائم کیا ۔ جامع مسجد ٹرسٹ بنایا ۔ تحریک پاکستان میں بھرپور کام کیا ، مسلم لیگ بنائی ، مسلم لیگ کے واحد رکن اسمبلی ملک برکت علی اسی حلقہ سے کامیاب ہوئے تھے ۔ ہزاروں تنازعات کے مصالحتی فیصلے کر کے فریقین کو مطمئن کیا ۔ پہلے فرسٹ کلاس انجینئر تھے جن کے شاگردوں کی تعداد سینکڑوں تک ہے ۔ انہی کی کوششوں سے چونیاں انجینئروں کا شہر بن گیا ۔ ہر چہار سلاسل تصوف سے فیض یاب تھے ۔ انکی ٹیکنیکل قابلیت کے اعتراف کے طور پر مارشل کمپنی کے افسران نے چونیاں آکر ان کو دس گزی منقش دستار اور اوزار ہدیۃً پیش کیے اور پنجاب بھر میں اپنا نمائندہ انجینئر ڈائریکٹر مقرر کیا ۔ ان کی بے شمار خدمات کا شہر بھر معترف تھا ، ۷۷ سال کی عمر میں ۱۹۵۰ء میں وفات پائی ۔

میاں محمد محبوب الٰہی نے میٹرک کیا اور پھر ۱۹۴۰ء میں فرسٹ کلاس انجینئر کا امتحان امتیازی حیثیت سے پاس کیا ۔ پنجاب کی بہت بڑی بڑی فیکٹریوں ملوں وغیرہ میں ایک کامیاب انجینئر ڈائریکٹر کی حیثیت سے کام کرتے رہے ۔ ۱۹۳۷ء میں والد صاحب کے حکم پر ملک برکت علی مرحوم کے لیے کام کیا ۔ ۱۹۳۹ء میں سٹی چونیاں کی مسلم لیگ کے جنرل سیکرٹری منتخب ہوئے اور بعد میں ضلع لاہور کے لیے کونسلر نامزد ہوئے جہاں ۵۸ء تک کام کیا ۔ ۱۹۴۲ء میں لائل پور مسلم لیگ کے فقید المثال جلسہ کے موقعہ پر استقبالیہ کے رکن کی حیثیت سے قائد اعظمؒ سے شرف ملاقات حاصل کیا ۔ علاقہ چونیاں میں مسلم لیگ اور تحریک پاکستان کے لیے مقدور بھر کام کیا ۔ ۱۹۴۶ء میں ملک برکت علی مرحوم کے لیے علامہ علاؤالدین صدیقی ، محمد بخش مسلم ، البشیر احمد اختر صاحبان کے ساتھ کام کیا ۔ اس الیکشن

میں ملک صاحب کے مخالفین کی ضمانتیں ضبط ہوئیں۔ ملک صاحب کی وفات کے بعد جمیعت الاسلام لیگ کے لیے بھی بھرپور کام کیا۔ چونیاں سے سو فیصدی ووٹ ان کو ملے۔ پیسہ اخبار کے مطبوعہ ناول فتح قسطنطنیہ میں قائدِ اعظمؒ اور مسلم لیگ کے خلاف مضمون چھپنے پر احتجاج کر کے تمام کتب سے وہ ورق نکلوائے۔ اخبارات نے معذرت نامہ شائع کیا۔ پاکستان بننے پر چونیاں کے جو لوگ ہندوستان میں تھے ان کو لانے کے لیے علامہ علاؤالدین صدیقی کی معاونت سے ملٹری کے ٹرک بھیجنے کا بندوبست کیا۔ چونیاں کو ہندوستان میں شامل کرنے کی سازش کے خلاف صوبائی مسلم لیگ کو معاونت سے درست اعداد مردم شماری حاصل کر کے جسٹس دین محمد صاحب سے رابطہ قائم کر کے باونڈری کمیشن کو صحیح صورت سے مطلع کیا جس کے نتیجہ میں عیدرات کو چونیاں کے پاکستان میں شامل ہونے کا اعلان ہوا۔ فوراً اپنے مکان پر ۶۰ فٹ اونچائی پر پاکستان کا جھنڈا لہرایا۔ اسی جھنڈے کو بعد نماز عید مورخہ رجمنٹ نے تحصیل کے سامنے سلامی دی۔

مہاجرین کی آمد پر بے مثال خدمات کیں حتیٰ کہ اپنی کمر پر جنے ہوئے چنوں کی بوریاں اٹھا کر کیمپوں تک پہنچائیں۔ علامہ علاؤالدین صدیقی کے زیرِ صدارت جلسہ میں تقریر کے بعد مہاجرین نے اظہارِ عقیدت و تشکر کے جذبات کے ساتھ اپنے کندھوں پر اٹھا کر پورے شہر میں جلوس نکالا۔

پنجاب سیرٹیریٹ کی تشکیل پر پنجاب کے انجینئروں کی نمائندگی اور ترجمانی کی۔ ویسٹ پاکستان پرائیویٹ انجینئرز ایسوسی ایشن میں جنرل سیکرٹری منتخب ہوئے۔ کہ تین جیسی بڑی کمپنی کی ٹریڈ یونین میں قریباً بیس سال عہدیدار رہے۔ کسی ادارہ میں دو یا تین ٹریڈ یونین کی صورت میں ان کے لیے ریفرنڈم کروانے کا طریقہ رائج کروایا جو مستقل قانون بن گیا۔

گوجرانوالہ کی بہت بڑی لمیٹڈ انڈسٹریل کمپنی میں قریباً اٹھارہ سال ڈائریکٹر کے فرائض سرانجام دیے۔ چونیاں میں سالانہ اجلاس وجلوس عید میلاد النبیؐ کے انتظام و انصرام میں نائب ناظم کی حیثیت سے سال ہا سال کام کیا۔ ۱۹۴۶ء میں ذاتی خرچے سے لائبریری قائم کی جس کا مقصد تحریکِ پاکستان کی معاونت اردو کی ترویج و ترقی اور مذہبی شعور پیدا کرنا تھا جو تاہنوز بلا معاوضہ خدمات سرانجام دے رہی ہے۔ انجمن اصلاح المسلمین کے ناظم کی حیثیت سے کام کیا جس کے ذریعہ مدرسہ اسلامیہ میں مذہبی تعلیم کا انتظام کیا گیا تھا۔

۱۹۵۳ء تحریکِ ختم نبوت میں تحصیل کی سطح پر سیکرٹری کی حیثیت سے کام کیا۔ ۷۳ء میں بھی حتی المقدور کام کیا۔ تحریک نظامِ مصطفےٰ میں گرفتار ہوئے۔ اتحاد العلماء چکوال کے جنرل سیکرٹری منتخب ہوئے۔ متعدد مذہبی اور سماجی انجمنوں میں مختلف عہدوں پر کام کرتے رہے۔ ۱۹۵۶ء میں شاہ احمد نورانی اور شیخ الحدیث مولانا محمد سردار احمدؒ کے ساتھ حج و زیارات سے فیضیاب ہوئے۔

موجودہ وقت میں جامع مسجد ٹرسٹ اور میاں امام الدین ٹرسٹ کے چیئرمین ہیں۔ جمعیت علمائے پاکستان، جماعت اہل سنت اور انجمن طلبہ اسلام کے ساتھ ہمیشہ معاونت کی بلکہ کافی عرصہ عہدیدار بھی رہے۔ ملک کے بڑے متعدد علماء، صلحاء، مشائخ عظام اور بزرگانِ دین سے مخلصانہ تعلقات ہیں۔ اپنے خاندان کے سربراہ ہیں۔ ان کی اولاد میں کافی تعلیم یافتہ ہیں چھ بچے گریجویٹ اور ایم اے ہیں پہلے اخبارات و رسائل میں خبریں اور چھوٹے مضامین لکھتے تھے۔ حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری اور حکیم محمد موسیٰ امرتسری کی ترغیب و اصرار پر بڑے مقالے لکھے جن میں سے کئی پانچ پانچ بار طبع ہو چکے ہیں۔ اس وقت دس بارہ مقالہ جات زیرِ ترتیب ہیں۔ پاکستان سنی رائٹرز گلڈ کے رکن ہیں۔ علم طب، ہیئت، نجوم و تکسیر میں ایک حد تک دسترس رکھتے ہیں۔

اگرچہ اپنے والد صاحب مرحوم کی طرف سے ہر چہار سلسلہ تصوف سے تعلق خاطر تھا اور اجازت بھی ان کے علاوہ ملک کے متعدد مشائخ حضرات سے فیض یافتہ ہیں اور سلسلہ اعلیٰ حضرت احمد رضا بریلویؒ سے بالواسطہ حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد سردار احمد مرحوم منسلک ہیں۔ اسی بناء پر رضوی نام کے آخر لکھتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ انہیں دینِ متین کی زیادہ سے زیادہ خدمت کی توفیق عطا فرمائے اور رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے اصحاب گرامی قدر کی محبت و ولا سے ہمیشہ سرشار رکھے اور ان کے مخلصانہ جدوجہد کے لیے اجرِ عظیم عطا فرمادے۔ آمین

الحاج محمد ہدایت اللہ مجاہد اکاؤنٹنٹ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ، ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

فضائل حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ،

(شیعہ کتب کی روشنی میں)

ابوالحسن محمد محبوب الٰہی رضوی

اللہ تعالےٰ عزوجل نے اپنے حبیب محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وصحابہ وسلم کو آخری نبی کی حیثیت سے مبعوث فرمایا تو زمانہ کے بہترین افراد کو آپ کی صحابیت کا شرف بخشا۔ وہ آپکی محبت میں سرشار تھے۔ اسلام کی خاطر اپنی جان ومال نثار کرنا ان کا شعار تھا۔ بے شمار تکلیفوں اور رکاوٹوں کے باوجود وہ اسلام کی سربلندی کے لیے مصروف جدوجہد رہتے تھے۔ اللہ تعالیٰ کا فضل وکرم ان کے شامل حال تھا۔ وہ اسلام کا پرچم لے کر ہر چہار طرف بڑھتے چلے گئے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد خلافت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ، میں بھی یہ سلسلہ جاری رہا اور مخالفین کی سازشوں کا قلع قمع کردیا گیا آپ کے بعد حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہ، کا دور آیا تو اشاعت اسلام اور مملکت کی حدود میں مزید وسعت ہوتی گئی عساکر اسلام کی یلغار کی تاب مقابلہ نہ لاکر ہزیمت خوردہ قوتوں خصوصًا یہودیوں اور مجوسیوں نے مسلمانوں میں اندرونی خلفشار پیدا کرنے کے لیے سازشیں شروع کردیں۔ انہی لوگوں نے فاروق اعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہ، کو اس وقت شہید کردیا جب آپ مسجد نبوی میں نماز کی امامت فرما رہے تھے یہ سازش بدباطن عبداللہ بن سبا مسلم نما یہودی منافق کی تحریک سے کھل کر سامنے آگئی اور حضرت

عثمانؓ ذوالنورین پر جھوٹے الزامات لگانے کے بعد ان کو بحالت روزہ و قرآن خوانی اور کئی دن اُن کے مکان میں محبوس رکھنے کے بعد شہید کر دیا گیا۔ اور مسلمانوں میں انتشار پیدا کر کے آپس میں قتل و قتال تک نوبت پہنچا دی۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ خلافت میں قریبًا پچاس ہزار مسلمان شہید ہو گئے۔ فتوحات اور تبلیغ کا سلسلہ رک گیا۔ سبائیوں کے لئے یہ امر باعث مسرت تھا اس کے باوجود وہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کے جذبہ ایمانی سے بے خبر نہ تھے۔ اساطین اسلام کو قتل کرنے کا منصوبہ تیار کیا گیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہٗ کو مسجد کوفہ میں داخل ہوتے ہوتے مضروب کر دیا گیا اور وہ شہید ہو گئے امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ زخمی ہوتے اور بچ گئے۔ عمرو بن العاص کی جگہ دوسرے بزرگ شہید ہو گئے۔ حضرت حسن کو حضرت علی کا جانشین بنایا گیا تو ان کی بصیرت نے حالات کی نزاکت کے پیش نظر زمام خلافت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سپرد کر کے مسلمانان عالم کو پھر متحد کر دیا۔ نصرت الہٰی سے تبلیغ اسلام اور فتوحات کا سلسلہ پھر جاری ہو گیا۔ اسلام کی دھاک دنیا بھر میں بیٹھ گئی۔ اب انتشار پسند عناصر نے دوسرا راستہ اختیار کر لیا۔ اسلام میں ایک نئے فرقہ کا آغاز کر کے مسلمانوں کو مذہبی رنگ میں برسر پیکار کر دیا اس نئے فرقے کا کام بزرگان اسلام پر طعن کرنا تھا۔ ان کو یہ محاذ نسبتًا کامیاب ہوا۔ لیکن اللہ تعالیٰ کی قدرت اور حضور اکرمؐ کا دائمی معجزہ ہے کہ جب کبھی ان لوگوں نے ناشائستہ جذبات کا اظہار کیا تو ان ہی کی زبان و قلم سے ان حضرات کے بارے میں کچھ کلمات خیر بھی وجود میں آ گئے۔ اگرچہ ان کی کتب ہمارے لئے کسی بھی درجہ میں قابل قبول نہیں لیکن ہمارے واجب الاحترام بزرگوں کے بارے میں جو کلمات خیر ان میں درج ہو گئے ہیں وہ مخالفین پر حجت اور ہمارے لئے اضافہ محبت و عزت کا باعث ہیں۔ لہٰذا اسی جذبہ نیک کے ماتحت افضل البشر بعد الانبیا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کے بارے میں مخالفین کی کتب سے کچھ کلمات حسنہ لکھ کے پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں۔

مُسلمِ اوّل

آیت: والسابقون الاولون من المهاجرین والانصار کی تفسیر کرتے ہوئے مشہور و معروف شیعہ عالم علامہ طبرسی تفسیر مجمع البیان میں [illegible]

ہیں کہ سب سے پہلے حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ایمان لائیں [illegible]

صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ ایمان لائے؛ [illegible]

علامہ طبرسی دوسری جگہ لکھتے ہیں "حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالٰی عنہا کے بعد ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایمان لائے۔" (تفسیر مجمع البیان جلد ۳/۲۵ بحوالہ مقام صحابہ ص۲۱)

ایک اور شیعی عالم یوں رقمطراز ہے۔

"بے شک یہ درست ہے کہ گو علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پہلے اسلام قبول کیا لیکن ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے اسلام ظاہر کیا۔" (شرح نہج البلاغۃ مولفہ عبد الحمید بن ابی الحدید شیعہ جز ۴/۲۱۳)

مبلغ اول

چوں صدیق مسلمان شد روز دیگر ابو عبیدہ بن الجراح۔ ابو سلمہ مخزومی۔ عثمان بن مظعون وارقم بن ارقم را بخدمت سید حسنین آورد تا مومن و موحد و مسلمان شدند۔

(ناسخ التواریخ ۲ ب ۳/۵۲۷ - روضۃ الصفا ۲/۳۷)

یعنی جب (حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ) مسلمان ہوئے تو دوسرے دن ہی آپ (حضرات) ابو عبیدہ بن جراح، ابوسلمہ، عثمان بن مظعون، ارقم (رضوان اللہ علیہم اجمعین) کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں لائے تاکہ انھیں مومن مسلمان موحد فرمادیں۔

شد اصحاب خاص رسول امین، از و رخ برا فروخت دین مبین ابوبکر، صدیق و فاروق دین، شدہ جان فدائے رسول امین۔ (حملہ حیدری ص۴۱)

ترجمہ: رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب خاص جن کے ذریعے دین اسلام کو ترقی ہوئی (یعنی تبلیغ ہوئی) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں جنہوں نے رسول امین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جان فدا کرنے کا عزم کر رکھا تھا۔

صدیق

ہم پہاڑ پر حضور اکرم علیہ السلام کے ہمراہ تھے کہ اچانک پہاڑ ہلنے لگا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پہاڑ کو مخاطب کر کے فرمایا۔ آرام پکڑ تجھ پر ایک نبی (خود) صدیق (ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ) شہید (حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کے سوا کوئی نہیں۔ (احتجاج طبرسی)

جیسا کہ حاکم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک مرد ہیں کہ اللہ نے نبی کی زبان سے ان کا نام صدیق رکھوایا۔

چوں صدیق مسلمان شد یعنی جب ابوبکر (صدیق) مسلمان ہوئے۔

ناسخ التواریخ ۲/۵۲۷ روضۃ الصفا ۲/۳۷

حضرت امام باقر رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہ سے دریافت کیا گیا کہ کیا تلوار کو چاندی چڑھانا جائز ہے تو آپ نے فرمایا ہاں جائز ہے۔ کیونکہ ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے اپنی تلوار کو چاندی چڑھائی تھی۔ اس پر راوی نے متعجب ہو کر عرض کیا۔ آپ ابوبکر کو صدیق کہتے ہیں؟ تو امام نے اپنی جگہ سے اُٹھ کر فرمایا۔

نعم الصدیق۔ نعم الصدیق فمن لم یکن له الصدیق فلا صدق الله قوله فی الدنیا والاخرة (کشف الغمہ فی معرفۃ الائمہ مطبوعہ ایران صفحہ ۲۶)

ترجمہ "ہاں وہ صدیق ہیں ہاں وہ صدیق ہیں جو اُن کو صدیق نہ کہے خدا تعالیٰ دنیا و آخرت میں اس کی بات سچی نہ کرے"۔

دوران ہجرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے فرمایا

فقال له رسول الله صلی الله علیه وسلم انت صدیق (تفسیر قمی صفحہ ۱۰)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (اے ابوبکر) تم صدیق ہو۔

والذی جاء بالصدق وصدق به (آیت پارہ ۲۴) کی تفسیر

قیل الذی جاء بالصدق رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم وجاء و صدق به ابوبکر۔

یعنی جاء بالصدق سے مراد حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صدق بہ سے مراد ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ ہیں (تفسیر مجمع البیان ۴/۴۹۰)

جناب جعفر الصادق رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہ متوفی ۱۴۹ھ سے روایت ہے کہ جناب ابوبکر میرے نانا ہیں۔ اللہ تعالےٰ مجھے کوئی شان اور عزت نہ دے اگر میں صدیق کی عزت و عظمت و تعظیم و تکریم کو تسلیم نہ کروں (احقاق الحق صفحہ ۷) نیز فرمایا: ولدنی الصدیق مرتین (احقاق الحق صفحہ ۷)

یعنی صدیق نے مجھے دو دفعہ جنا جس کی تشریح یوں ہے۔ مادرش اُم فروہ دختر قاسم بن محمد بن ابوبکر بود، مادر اُم فروہ دختر اسماء دختر عبدالرحمن بن ابوبکر بود (رضی اللہ تعالےٰ عنہا)

(جلاء العیون۔ صافی شرح اصول کافی۔ کشف الغمہ۔ احتجاج طبرسی)

جعفر الصادق رح
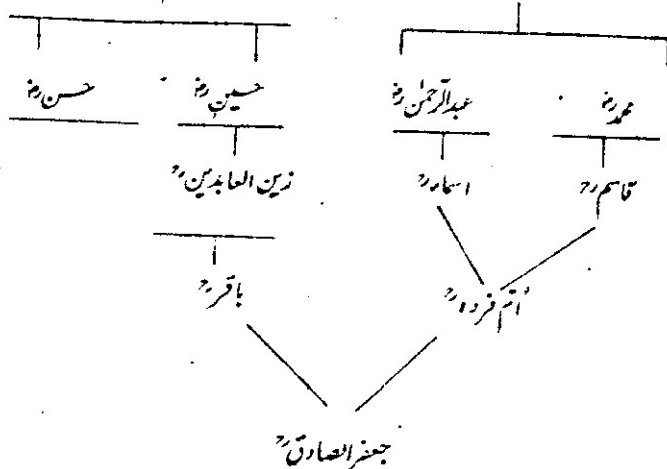
"خلافت راشدہ کا اندازِ حکومت" کے زیرِ عنوان پہلی چار خلافتوں کا تذکرہ اس ترتیب سے کیا گیا ہے۔ ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہٗ، عمر بن خطاب رضی اللہ تعالےٰ عنہٗ، عثمان بن عفان رضی اللہ تعالےٰ عنہٗ، علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالےٰ عنہٗ۔
(الفخری، اردو ترجمہ ۳۳ مولفہ محمد علی ابن علی ابن طباطبا، ترجمہ محمد جعفر شاہ پھلواروی)

تقویٰ اور مالی و جانی قربانی

آیت شریفہ: وسیجنبھا الاتقی الذی یوتی مالہٗ یتزکی کی تفسیر عن ابن زبیر قال ان الایۃ نزلت فی ابی بکر لانہ اشتری الممالیک الذین اسلموا مثل بلال وعامر بن فہیرہ فاعتقہم (تفسیر جامع البیان طبری)

عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ یہ آیت شانِ ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ میں نازل ہوئی انہوں نے غلاموں کو جو اسلام لائے اپنے مال سے خرید لیا جیسا کہ بلال اور عامر بن فہیرہ اور ان کو آزاد کیا۔ اسی آیت میں اللہ تعالیٰ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہٗ کو اتقی ربہٗ (متقی) فرمایا کہ وہ اپنا مال اللہ تعالےٰ کی راہ میں محض پاکیزگی کے لئے خرچ کرتا ہے۔ اُسے کوئی دنیاوی طمع نہیں۔

حدیث شریف میں ہے ان احسن الناس علی فی صحبتہ و مالہ ابوبکر ابن قحافہ (تاریخ التوریخ مطبوعہ تہران)

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے زیادہ رفاقت اور اپنے مال سے ابوبکر نے احسان کیا

ابوبکر بن ابی قحافہ پیر سے بود از بزرگان قریش با دولت و حشمت مالہا در راہ آنحضرت صلی اللہ علیہ

وسلم ایثار کردہ و جان برکف نہادہ (کشف الغمہ جلد ۲ صہ ۱۲)

ترجمہ:۔ ابوبکر بن ابی قحافہ قریش کے سن رسیدہ بزرگوں میں سے تھے جو دولت و حشمت کے مالک تھے اور انہوں نے اپنا مال نبی علیہ السلام کی ذات پر قربان کر دیا اور آپ کے لئے اپنی جان ہتھیلی پر رکھے خدمت میں رہے۔

حضرت امام جعفر صادق رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے ابوبکر ابوذر اور سلمان فارسی رضوان اللہ علیہم کے بارے میں فرمایا۔

من ازهد من هولاء وقد قال فيهم رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم

[illegible] سے زیادہ کون زاہد ہے (فروع کافی جلد دوم)

[illegible] حضرت ابوبکر کے زانو پر سر رکھ کر سو گئے۔ کسی سوراخ سے سانپ نے ابوبکر رضی اللہ تعالٰے عنہٗ کے پاؤں کو ڈسا۔ مگر وہ غار یار اُف تک زبان پر نہ لائے۔

(ثبوت نبوت ڈاکٹر نور حسین صہ ۳۱ بحوالہ مقام صحابہ ۳۱)

مصاحب و رفیق ہجرت

وبہمہ حال رفتن محمد و بردن ابوبکر بے فرمان خدا نبود

(مجالس المومنین مجلس پنجم)

بہر صورت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کو جانا اور ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالٰی عنہٗ کو ساتھ لے جانا بغیر حکم خدا نہ تھا۔

جبرائیل علیہ السلام نے کہا:۔ ترا امر کردہ است کہ ابوبکر را ہمراہ خود ببری (حیات القلوب جلد ۲ صہ [illegible])

اے پیغمبر صلی اللہ تعالٰے علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالٰی نے آپ کو حکم فرمایا ہے کہ ہجرت میں ابوبکر رضی اللہ عنہٗ کو اپنے ساتھ لو۔

اللہ تعالٰی نے حضور اکرم کو [illegible] وحی حکم فرمایا۔

وامر ان یستصحب ابوبکر

کہ ہجرت میں ابوبکر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو اپنا مصاحب بناؤ۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ابوبکر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے مکان پر تشریف لے گئے اور فرمایا۔

ارضیت ان تکون یا ابوبکر تطلب کما اطلب وتعرف بانک انت الذی تحملنی علی ادعیہ فتحمل علی انواع العذاب

اے ابوبکر رضی اللہ تعالےٰ عنہ! کیا تم راضی ہو کہ میرے اس سفر ہجرت میں میرے ہمراہی ہو کر جسطرح کفار قریش مجھے قتل کرنے کے لئے تلاش کریں اسی طرح تم کو بھی قتل کے لئے تلاش کیا جاوے اور یہ بھی مشہور ہو جائے کہ تم نے ہی مجھے اس کام پر آمادہ کیا ہے۔ جس کا میں دعویٰ کرتا ہوں اور میری رفاقت کے سبب تم پر بھی طرح طرح کے عذاب ہوں۔ جواباً حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے عرض کیا۔

یا رسول اللہ انا لو عشت عمر الدنیا اعذب فی جمیعہا اشد العذاب لا ینزل علی موت مریح ولا فرج یتیح وکان ذالک فی محبتک لکان احب الی من ان اتنعم فیہا وانا مالک لجمیع ممالیک ملوکہا فی مخالفتک وما اھلی وولدی الا فداءک

یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) میں تو وہ شخص ہوں کہ آپ کی محبت کی خاطر سخت ترین بلاؤں میں گرفتار ہو جاؤں اور قیامت تک ان میں پھنسا رہوں تو یہ میرے نزدیک اس سے بہتر ہے کہ آپ کو چھوڑ کر دنیا کی سلطنت قبول کروں۔ میرے جان و مال اور اہل و عیال سب کے سب آپ پر قربان ہوں حضور اکرمؐ نے خوش ہو کر فرمایا:۔

لا جرم ان اطلع اللہ علی قلبک ووجد ما فیہ موافقا لما جری علی لسانک جعلک منی بمنزلۃ السمع والبصر والراس من الجسد وبمنزلۃ الروح من البدن۔

(تفسیر امام حسن عسکری رحمۃ اللہ علیہ)

ترجمہ: تحقیق اللہ تعالےٰ تیرے دل پر مطلع ہوا اور اس نے تیرے دل کی بات تیری زبان کے موافق پائی۔ یعنی اللہ تعالےٰ نے تجھ کو میرے لئے صادق المحبت راسخ الاعتقاد جان نثار وفادار اور کامل مومن پایا۔ بالیقین اللہ تعالےٰ نے تجھ کو بمنزلہ میرے سمع و بصر کے بنایا اور تجھ کو میرے ساتھ وہ نسبت ہے جو کہ سر کو جسم سے اور روح کو بدن سے ہوتی ہے۔

ثانی اثنین اذ ہما فی الغار کی تفسیر میں امام حسن عسکری رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہ فرماتے ہیں کہ ہجرت کا سفر مشکلات ایذاؤں اور صعوبتوں کو سفر تھا۔ اس لیے اللہ تعالےٰ نے ہجرت میں رفاقت سفر کے لئے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو منتخب فرمایا۔ (تفسیر حسن عسکری رحمۃ اللہ علیہ)

لا تحزن ان اللہ معنا کے زیر تشریح حضرت امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جب نبی علیہ السلام غار میں تھے تو آپ نے فرمایا میں ایک کشتی دیکھ رہا ہوں جس میں جعفر اور اس کے ساتھی ہیں (ہجرت حبشہ)

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا آپ انھیں دیکھ رہے ہیں؟ فرمایا ہاں۔ صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے بھی دکھا دیجئے تو نبی علیہ السلام نے ان کی آنکھوں پر مسح کیا پس صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی جعفر اور ان کے ساتھیوں کو دیکھ لیا۔

(ترجمہ تفسیر قمی مطبوعہ ایران صـ۱۰۷)

شب ہجرت جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پائے مبارک زخمی ہوگئے تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنے کندھوں پر اٹھا لیا (حملہ حیدری سے مختصراً بہ تغیر الفاظ یہی مضمون دیکھئے:۔ (اغزوات حیدری، مرزا باذل)

افضلیت و فضائل

ولا یاتل اولوا الفضل منکم
(آیت سورہ نور) کے ضمن میں

یہ آیت ابوبکر رضی اللہ تعالےٰ عنہ و مسطح رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے بارے میں نازل ہوئی۔ مسطح آپ کا غریب رشتہ دار تھا جس کی وجہ سے آپ اسے ہمیشہ کچھ وظیفہ دیا کرتے تھے۔ واقعہ افک کے بعد انہوں نے وظیفہ بند کر دیا تو اللہ تعالےٰ نے فرمایا کہ تنگی والے اور فضل والے (یعنی حضرت ابوبکر صدیق) لوگ اپنے رشتہ داروں سے ہاتھ نہ کھینچیں (تفسیر مجمع البیان ۱۳۲/۴)

ان اکرمکم عند اللہ اتقکم قد افلح من زکّٰہا، الذی جاء بالصدق وصدق بہ کی تشریح میں۔ ان احسن الناس علی صحبتہ ومالہ ابوبکر (تاریخ مورخ جہاں کتاب ۔۔۔)

ترجمہ:۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ سب سے زیادہ رفاقت اور احسان اپنے مال سے مجھ پر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے کیا ہے۔

حضرت سلمان رضی اللہ تعالے عنہ فرماتے ہیں کہ حضور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

ماسبقکم ابوبکر بصوم ولاصلوۃ ولکن لشیٔ قد نبہ صدرہ

(مجالس المومنین صہ ۸۹ حسین نور اللہ شستری)

یعنی ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالے عنہ کی سبقت وفضیلت صوم وصلوۃ سے ہی نہیں بلکہ ان کے دل کی عقیدت واخلاص کا ثمرہ ہے۔

امام محمد تقی رحمۃ اللہ تعالے عنہ فرماتے ہیں "میں حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ کے فضائل کا منکر نہیں لیکن ابوبکر صدیق فاروق اعظم سے افضل ہیں۔ (ترجمہ احتجاج طبرسی صہ ۲۵)

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا :۔

لی وزیران من اھل السما جبرائیل و میکائیل و وزیران من اھل الارض ابوبکر وعمر رضوان اللہ تعالے علیھم اجمعین

آسمان والوں میں میرے دو وزیر جبرائیل ومیکائیل ہیں اور زمین والوں میں دو وزیر (حضرت ابوبکر وعمر (رضی اللہ تعالے عنہا ہیں) الحدیث (الغوثی اردو صہ ۳)

حضرت علی وزبیر (رضوان اللہ علیہم) نے فرمایا کہ ہم بہ سبب سوائے اس مشورہ کے کوئی اور فصا نہیں کر رہے

[illegible] احق الناس [illegible] ولقد امره رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم بالصلوۃ وھو حی" (شرح نہج البلاغہ جزو ۵ ۲/)

ابوبکر رضی اللہ تعالے عنہ کو اپنوں میں سے یقیناً سب سے زیادہ (خلافت) حقدار جانتے ہیں کیونکہ وہ صاحب غار ہیں، ہم ان کے خصائل سے واقف ہیں (خصوصاً) جب کہ حضور اکرمؐ نے اپنی حیات مبارک میں ان کو امامت نماز کا حکم فرمایا تھا۔

حضرت امام جعفر الصادق رحمۃ اللہ تعالے علیہ سے کسی نے حضرات ابوبکر صدیق وعمر فاروق (رضی اللہ تعالے عنہا) کے بارے میں استفسار کیا تو آپ نے فرمایا :۔

ھما امامان عادلان قاسطان کانا علی الحق وماتا علیہ فعلیھما رحمۃ اللہ یوم القیامۃ

(رسالہ نور تقیہ مولفہ سید محمد مجتہد)

وہ دونوں (ابوبکر و عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ) امام عادل و منصف تھے اور حق پر تھے اور حق پر ہی وہ فوت ہوئے۔ بروز قیامت ان پہ اللہ تعالیٰ کی رحمتیں ہوں گی۔

بیعت رضوان کے سلسلہ میں کسی کو اختلاف نہیں کہ وہ حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے قصاص کے سلسلہ میں ہوئی اور حضرات ابوبکر، عمر، علی و دیگر قریباً چودہ سو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم نے یہ بیعت کی تو ان کے لئے :۔

آنحضرت فرمود بدوزخ نرود یکے ازاں مومناں کہ او زیر شجر بیعت کردند و آن را بیعت رضوان نام نہادہ اند و بجہت آں کہ حق تعالےٰ در حق ایشاں فرمود " لقد رضی اللہ عن المومنین اذ یبایعونک تحت الشجرۃ " (خلاصہ المنہج علامہ کاشانی)

ترجمہ :۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ درخت کے نیچے بیعت کرنے والوں پر سب کے سب جنتی ہیں اور اس بیعت کو بیعت رضوان کا نام دیا ہے اگر کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں رضی اللہ عنہ کا خطاب دیا (ان میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی شمولیت کے بارے میں کوئی اختلاف نہیں)

دراں روز ہزار و چہار صد کس بودیم در آں روز من از حضرت شنیدم کہ آنحضرت خطاب بخاطر ان فرمودہ کہ شما بہترین اہل روئے زمین اند وما ہمہ دراں روز بیعت کردیم و کسے از اہل بیعت نکث نہ نمود مگر احد بن قیس کہ آں منافق بیعت خود راشکست (م)

یعنی جابر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ اس دن ہم چودہ سو صحابہ تھے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تم تمام روئے زمین کے رہنے والوں سے بہتر ہو۔ ہم نے اس دن بیعت کی اور ان میں سے کسی نے بیعت نہیں توڑی، سوائے احد بن قیس منافق کے۔

طائفہ از معاف کوفہ باز ید بیعت کردہ بودند در خدمتش حضور یافتہ گفتند۔ رحمک اللہ در حق ابوبکرؓ و عمرؓ چہ گوئی ؟ فرمودہ دربارۂ ایشاں جز بخیر سخن نگم و از اہل خود و نیز در حق ایشاں جز سخن خیر نہ شنیدہ ام ... بالجملہ زید فرمود ایشاں را بر کسے ظلم و ستم نماندند و بکتاب و سنت رسول کار کردند (ناسخ التواریخ از مرزا تقی لسان الملک ج)

(صاحب عمدۃ الطالب تحت اخبار زید نے اس کی تصریح کی ہے کہ) کوفہ کے مشہور ترین لوگوں کے گروہ نے جس نے حضرت زید (ابن زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ) سے بیعت کی تھی حاضر خدمت ہو کر عرض کیا اللہ آپ پر رحمت فرمائے۔ ابوبکر اور عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ، کے حق میں آپ کیا فرماتے ہیں آپ نے فرمایا میں ان کے حق میں سوائے کلمہ خیر کے اور کچھ نہیں کہتا اور اپنے اہل خاندان سے بھی میں

نے ان کے بارے میں سوائے کلمہ خیر کے کچھ نہیں سنا...... حاصل یہ کہ حضرت زید نے فرمایا کہ حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے کسی پر ظلم وستم نہیں کیا اور کتاب اللہ و سنت رسول اللہ پر کاربند رہے۔

ثم ان المسلمین من بعدہ استخلفوا بہ امیرین الصالحین عملاً بالکتاب والسنۃ ولعنا السیرۃ ولو یعدوالسنۃ

پھر آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے بعد مسلمانوں نے دو نیک امیروں کو آپ کا جانشین (خلیفہ) مقرر کیا جنہوں نے اللہ تعالےٰ کی کتاب اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر عمل کیا۔ اچھی خصلت اختیار کی اور سنت سے تجاوز نہ کیا ظاہر ہے اس سے مراد حضرت ابوبکر صدیق و حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہم ہی ہیں۔ (مکتوبات حضرت علی رضی اللہ عنہ، صـ۳ بحوالہ الطبری۔ النجوم الزاہرہ۔ شرح ابن ابی الحدید)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مکتوب بنام حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ،...

ترجمہ:۔ تمہارے گمان میں اسلام میں فضیلت اور خدا و رسول اللہ کی خیر خواہی میں سب سے افضل خلیفہ (حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالےٰ عنہ۔ اور خلیفہ حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ، تھے۔ میں حلفیہ کہتا ہوں۔ ان مکان مکانہما فی الاسلام تعظیماً۔

بے شک اسلام میں ان کا مقام بہت بلند ہے (مکتوبات علی صـ۴۲ بحوالہ عقد الفرید۔ نہج البلاغۃ شرح ابن ابی حدید۔ کتاب الصفین،

حضرت علی رضی اللہ تعالےٰ عنہ، کا مکتوب بنام حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ،...

"اے معاویہ، اگرچہ تم شام میں تھے لیکن میری بیعت مدینے میں تم پر لازم آگئی کیونکہ میرے ہاتھ پر ان لوگوں نے بیعت کی تھی جنہوں نے ابوبکر عمر اور عثمان (رضوان اللہ علیہم اجمعین) سے کی تھی اور یہ بیعت بھی اسی خلافت پر تھی جس پر یہ لوگ پہلے خلفا کی بیعت کر چکے تھے۔ اس کے بعد پھر نہ کسی حاضر کو کوئی اختیار باقی رہا اور نہ کسی غائب کو حق استرداد اور حقیقت میں شوریٰ کا حق بھی مہاجرین و انصار ہی کا ہے جب وہ کسی شخص پر اتفاق کریں اور امام بنالیں تو اس کو خدا کی پسند اور رضا سمجھنا چاہیئے

(مکتوبات علی رضی اللہ تعالےٰ عنہ، الامامۃ والسیاسۃ، اخبار الطوال، تذکرہ خواص الائمہ نہج البلاغۃ۔ شرح ابن حدید وغیرہما

اس مکتوب میں حضرت علی رضی اللہ تعالےٰ عنہ، نے خلافت کے اصول کا ذکر فرمایا ہے کہ

خلیفہ انصار اور مہاجر منتخب کرتے ہیں جیسا کہ انہوں نے خلفاء ثلاثہ کو منتخب و تسلیم کیا ... ... تھے۔
جس شخص پر مہاجر و انصار کا اتفاق ہو جائے وہی امام ہوگا جو اللہ تعالیٰ ... ہے اور پسند بھی جائےگا
بالفاظ دیگر مامور من اللہ سمجھ کر اس کی اطاعت کی جائے گی ... ... نافرمانی ناجائز اور خلاف اسلام
ہوگی۔ (ابوالحسن رضا)۔

کہ خورشید بعد از رسولاں مہ
نتابید برکس ز ابوبکر بہ

(شاہنامہ فردوسی)

(حضور اکرم نے فرمایا کہ یہ آفتاب انبیاء و رسل کے بعد ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
بہتر کسی شخص پر نہیں چمکا)

عن الحسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان ابا بکر
منی بمنزلۃ السمع وان عمر منی بمنزلۃ البصر وان عثمان منی بمنزلۃ الفؤاد
(معانی الاخبار لابن بابویہ القمی تفسیر حسن عسکری پارہ اول)

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ میرے نزدیک بمنزلہ کان
اور عمر بمنزلہ بصارت و عثمان بمنزلہ دل کے ہیں۔

پس جبرائیل نازل ہوئے اور ان کا قصہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بیان کیا اور
از جانب خدا مامور گردانید آنحضرت را کہ ابوبکر را با چہار ہزار سوار مہاجراں و انصار بہ
جنگ ایشاں بفرستد۔ (حیات القلوب جلد دوم۔ بحوالہ النصیحۃ الشیعہ ص۲۲۳)

خدا کی طرف سے حضرت کو مامور فرمایا کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ کو چار ہزار سوار مہاجرین
و انصار کے ساتھ ان سے لڑنے کے لیے بھیجیں۔

یعنی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ، کو انصار و مہاجرین پر سالار لشکر بحکم خدا حضور
اکرم نے مقرر فرمایا۔

قریش کے ایک نوجوان نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، سے دریافت کیا یا حضرت
میں نے آپ سے ابھی خطبہ میں فرماتے سنا ہے۔

اللھم اصلحنا بما اصلحت بہ الخلفا الراشدین فمن ھما قال حبیبای وعمای ابوبکر وعمر اماما الھدیٰ وشیخا الاسلام ورجلا قریش والمقتدیٰ بھما بعد رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم من اقتدیٰ بہما عصم ومن اتبع آثار ھما ھدی الی صراط مستقیم ۔

ترجمہ: اے میرے اللہ ہم پر اسی طرح مہربانی کے ساتھ کرم فرما جو مہربانی وکرم تو نے خلفاء راشدین پر فرمایا ہے تو وہ خلفاء راشدین کون ہیں؟ حضرت علی نے فرمایا وہ میرے پیارے اور تیرے چچا ہیں۔ ابوبکر وعمر رضوان اللہ علیہم وہ دونوں ہدایت کے امام ہیں اور دونوں اسلام کے پیشوا۔ دونوں قریش کے مردوں سے ہیں اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد امت کے مقتدا اور پیشوا جس نے انکی پیروی کی وہ جہنم سے بچ گیا اور جس نے ان کی اقتدا کی اس نے صراط مستقیم کی ہدایت پائی۔

مختصراً علی وزین العابدین ابن حسین رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی خدمت میں عراقی حاضر ہوئے اور حضرت ابوبکر صدیق وعمر فاروق رضی اللہ عنہما کے بارے میں برے الفاظ استعمال کرنے لگے حضرت نے ان سے پوچھا کیا تم مہاجرین اولین سے ہو جو اللہ تعالےٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے گھروں اور مالوں کو چھوڑ آئے جو اللہ اور رسول کی مدد کرتے تھے اور وہ سچے تھے تو ان عراقیوں نے عرض کیا نہیں۔ تو پھر آپ نے ان سے پوچھا کہ کیا تم ان میں سے ہو جنہوں نے اپنے ان مہاجر بھائیوں کی خدمت کے لئے اپنے آپ کو تیار کر رکھا تھا اور جو کچھ ان مہاجرین کو دیا گیا تھا اس پر اپنے دل میں کوئی کدورت نہ رکھتے تھے اور اپنے اوپر مہاجرین کو ترجیح دیتے تھے حالانکہ وہ خود بھی حاجت مند تھے تو عراقیوں نے عرض کیا نہیں یعنی وہ مہاجرین اور انصار میں سے نہیں ہیں تو آپ نے فرمایا کہ میں شہادت دیتا ہوں رجبکہ تم پہلی جماعتوں میں سے نہیں ہو،

وانا اشھد انکم لستم من الذین قال اللّٰہ فیھم:
والذین جاؤ من بعدھم یقولون ربنا اغفرلنا ولاخواننا الذین سبقونا بالایمان ولا تجعل فی قلوبنا غلاً للذین امنوا۔ اخرجوا عنی فعل اللّٰہ بکم (کشف الغمہ طبع ایران)

کہ تم ان مسلمانوں میں سے بھی نہیں ہو جن کے بارے میں اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے کہ

وہ مسلمان لوگ جو مہاجرین اور انصار کے بعد آئیں گے وہ کہیں گے کہ اے ہمارے پروردگار ہمیں بخش اور ہمارے ان بھائیوں کو بھی بخش جو ہم سے پہلے ایمان کے ساتھ سبقت لے چکے ہیں اور ایمان والوں کے متعلق ہمارے دلوں میں کسی قسم کا کھوٹ، بغض کینہ حسد یا عداوت نہ ڈال یہ فرماکر آپ نے حکم دیا کہ میرے یہاں سے نکل جاؤ اللہ تمہیں ہلاک کرے۔

(یعنی حضرت علی زین العابدین رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہ کے نزدیک حضرات شیخین کریمین ابوبکر وعمر رضوان اللہ علیہم کے بدگو منہ لگنے کے قابل نہیں۔

ان علیاً علیه السلام قال فی خطبته خیر هذه الامة بعد نبیها ابو بکر و عمر ۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے خطبہ میں ارشاد فرمایا کہ حضور اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت میں سب سے افضل ابوبکر وعمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ، ہیں۔

بعض روائتوں میں تفصیلاً آیا ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو اطلاع ملی کہ

ان رجلاً تناول ابا بکر و عمر بالشتیمة فدعی به و تقدم بعقوبته بعد ان شهد وا علیه بذالك (حوالہ مذکور)

ایک شخص نے حضرات ابوبکر وعمر رضی اللہ تعالےٰ عنہما کی شان میں سب کیا ہے تو آپ نے اسکو طلب فرماکر بعد شہادت سزا دی۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہ، کا فرمان۔

فی ابی بکر رحم الله ۔ ابا بکر کان و الله للفقرا رحیماً و للقران تالیاً و عن المنکر ناهیاً و الدینه عارفاً و من الله خائفاً و عن منهیات زاجراً و بالمعروف آمراً و باللیل قائماً و بالنهار صائماً فاق اصحابه ورعاً و کفافاً و سادهم زهداً و عفافاً فغضب الله علی من ینقصه و یطعن علیه (ریاض النضرۃ ...)

اللہ تعالےٰ ابوبکر رضی اللہ تعالےٰ عنہ، پر رحمت فرمائے اللہ کی قسم وہ فقیروں کے لئے رحیم تھے۔ قرآن کریم کی ہمیشہ تلاوت کرنے والے بری باتوں سے منع کرنے والے دین کے جاننے والے اللہ سے ڈرنے والے بُرے کاموں سے منع کرنے والے اور دن کو روزہ رکھنے والے۔ تمام صحابہ پر پرہیزگاری اور تقویٰ میں فوقیت رکھنے والے دنیا سے بے رغبتی اور پاکدامنی میں سب سے

بڑے ہوئے تھے ان کی تنقیص شان کرنے والے اور ان پر طعن کرنے والے پر اللہ کا غضب ہو۔

بزمانہ خلافت حضرت ابوبکر صدیق حضرت علی اور انکی اولاد سے تعلقات: حضرت محمد باقر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

ان ابو بکر و عمر و عثمان کانوا یرفعون الحدود الیٰ علی بن ابی طالب علیہ السلام

(جعفریات مطبوعہ طہران ص۱۴۳)

بے شک ابوبکر و عمر و عثمان رضوان اللہ علیہم نے حدود کے فیصلے (اپنے اپنے زمانہ خلافت میں) حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سپرد کر رکھے تھے۔

وکان من یؤخذ الفقہ فی ایام ابی بکر علی بن ابی طالب۔ عمر بن خطاب معاذ بن جبل۔ ابی بن کعب۔ زید بن ثابت و عبد اللہ بن مسعود،

(تاریخ یعقوبی احمد بن یعقوب بن جعفر)

یعنی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ خلافت میں (حضرات) علی عمر معاذ ابی بن کعب زید عبداللہ (رضوان اللہ علیہم) سے فقہی مسائل دریافت کئے جاتے تھے۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ خلافت میں "الصہبا" نامی ایک لونڈی غنائم قبائل بنی تغلب سے حاصل ہوئی جو آپ نے حضرت علی کو عطا فرمائی جس سے ایک لڑکا عمر اور لڑکی رقیہ توام پیدا ہوئے یہ لونڈی حضرت خالد بن ولید لائے تھے۔

واما عمر ورقیۃ فانہما سبیۃ من تغلب یقال لہا الصہباسبیت فی خلافۃ ابی بکر و امارۃ خالد بن ولید بعین التمر

(شرح نہج البلاغۃ ابن ابی الحدید اولاد علی) (عمدۃ الطالبین فی انساب آل ابی طالب)

محمد بن حنفیہ امہ خولۃ بنت جعفر بن قیس وہی من سبی اہل الردۃ (عمدۃ الطالب)

جنگ یمامہ میں خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زیر سرکردگی خولہ بنت جعفر بن قیس قید ہو کر آئی تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت علی کو عنایت فرمائی جس سے محمد بن حنفیہ تولد ہوئے۔

درروایات شیعہ وارد شدہ است کہ چون اسیران را بہ نزد ابوبکر رضی اللہ تعالےٰ عنہ آوردند

مادر محمد بن حنفیہ آنہی بود (حق الیقین ملا محمد باقر مجلسی)

شیعہ روایات کے مطابق جب اہل ردہ کے اسیروں کو ابوبکر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے پاس لایا گیا تو محمد بن حنفیہ کی والدہ انہیں میں سے تھی ۔ (جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کو عنایت فرمائی گئی)

جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے غزوہ روم کا قصد فرمایا تو صحابہ کرام رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے مشورہ طلب کیا ہر ایک نے اپنی اپنی رائے دی ۔ حضرت علیؓ نے کہا ۔

فاشاران یفعل فقال ان فعلت ظفرت فقال بشرت بخیر ۔ (تاریخ یعقوبی)

تو انہوں نے یہ کام کر ڈالنے کا مشورہ دیا اور کہا کہ آپ (انشاء اللہ تعالےٰ) ظفریاب ہونگے جس پر حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا آپ نے اچھی بشارت دی ۔

ناسخ التواریخ میں بھی تفصیلاً یہی لکھا ہے ۔

مروی عن جعفر بن محمد انہ کان یتولاھما ویاتی القبر فیسلم علیھما مع تسلیمہ علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ۔

(کتاب الشافی سید مرتضیٰ الہدیٰ و شرح نہج البلاغۃ لابن الحدید)

یعنی حضرت جعفر الصادق حضرات ابوبکر رضی اللہ عنہ و عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے دوستی و مؤدت رکھتے تھے ۔ جب حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی قبر اطہر پر حاضری دیتے تو حضور اکرم کے ساتھ ان پر بھی سلام پیش کرتے ۔

جس وقت حضرت علی رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے ابوجہل کی لڑکی سے نکاح کا ارادہ کیا اور حضرت بی بی فاطمۃ الزہرا نے حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے شکایت کی تو آپ نے حضرت علی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو حکم فرمایا ۔

اے ابوتراب اٹھو ۔ گھر والوں کو تم نے اپنی جگہ سے جدا کیا ہے جاؤ ابوبکر و عمر و طلحہ رضوان اللہ علیہم کو بلا لاؤ پس جناب امیر گئے اور ابوبکر و عمر رضوان اللہ علیہم کو بلا لائے ۔

(اردو جلاء العیون جلد اول ص ۱۸۱)

یعنی گھریلو جھگڑوں میں حضور اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت علی رضی اللہ تعا...

کے نزدیک ابوبکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بہترین مصالحت کرنے والے تھے۔

حضرت علی کی اولاد کے نام۔ ابوبکر: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے تینوں بیٹوں کے نام ابوبکر، عمر، عثمان رکھے جن میں ابوبکر و عثمان کربلا میں حضرت امام حسین کے ساتھ شہید ہوئے۔ (تاریخ سلاطین اسلام ص۲۹ بحوالہ فیض الاسلام علی مرتضیٰ نمبر ۶۳)

تا مہ فرزند حسن کو مع اکیس نفر اصحاب واہل بیت کے اپنے ہمراہ لے کر روانہ ہوئے کہ ان میں سے ابوبکر و محمد عثمان عباس فرزندان امیر المومنین۔۔۔

(جلاء العیون جلد دوم ص۴۴۲)

شہادت فرزندان جناب امیر۔۔۔۔ اول عبداللہ فرزند جناب امیر کہ ان کو ابوبکر کہتے ہیں میدانِ کارزار میں پہنچے ان کے بعد عمر بن علی ان کے برادر بزرگ نے عزم میدان کیا۔ ان کے بعد عثمان بن علی میدان میں گئے۔ (ص۱۹۰)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فرزند ابوبکر کا ذکر مقاتل الطالبین۔ کتاب الارشاد شیخ مفید۔ کشف غمہ۔ عمدۃ الطالب اور جلاء العیون وغیرہ میں ہے۔

حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ایک لڑکے کا نام ابوبکر (مسعودی)

حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ایک لڑکے کا نام ابوبکر (تاریخ یعقوبی دوم)

حضرت موسیٰ کاظم کے لڑکے کا نام ابوبکر (کشف الغمہ)

یعنی حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ان کے فرزندوں نے اپنی اولاد کے نام بوجہ اس خصوصی محبت کے جو حضرت ابوبکر صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ ان بزرگوں کی تھی۔ ابوبکر رکھے۔

اجماع بر خلافت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

خدا ایشان را از گرسنگی کشتہ دارد۔ را بر گمراہی جمع نمی کند۔

(حیات القلوب ملا باقر جلد ۳ ص۲/۱۳۳)

یعنی اللہ تعالیٰ امت محمدیہ کو بھوک سے ہلاک نہ فرمائے گا اور نہ ہی گمراہی پر جمع کرے گا اس سے اجماع امت کو برحق ثابت کیا گیا اور حضرت ابوبکر صدیق کی افضلیت۔ صداقت۔ خلافت اور جملہ صفات

حسنہ وخصائص پر اجماع امت ہے۔

بے شمار مہاجرین وانصار امر خلافت ظاہر میں ابوبکر رضی اللہ تعالٰی عنہ خلیفہ قرار پائے ....
اور اکثر مہاجرین وانصار نے ابوبکر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے بیعت کر لی۔

(جلاء العیون اردو جلد اول صـ۲)

مردم اتفاق کردہ است کہ حضرت رسول را در بقیع۔ دفن کنند ابوبکر پیش ایستد وبہ آنحضرت نماز کنند (حیات القلوب صـ۳۴۴)

اس سے معلوم ہوا کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالٰی عنہ کی امامت پر اتفاق مسلم ہے اور یہ کہ وہ جنازہ حضور اکرم کے وقت خود موجود تھے)

حضرت علی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے اپنے جانشین کے بارے وصیت فرمانے کے لئے عرض کیا گیا تو فرمایا کہ جب حضور اکرم نے اپنی خلافت کی وصیت نہیں فرمائی تو میں کیسے وصیت کروں۔ البتہ حضور اکرم نے یہ فرمایا کہ اللہ نے بھلائی کا ارادہ فرمایا تو میرے صحابہ کا اجماع میرے بعد ان میں سے سب سے اچھے شخص پر ہو جائے گا۔

قال ما اوصیٰ رسول اللہ علیہ وسلم فاوصی ولکن قال ان اراد اللہ خیراً فیجمعہم علیٰ خیرھم بعد نبیھم (تلخیص الشافی ۲/۳۷۲)

جیسا کہ نبی کے بعد سب سے اچھے آدمی پر اجماع ہو گیا۔

حضور اکرم نے فرمایا بے شک میری امت متفرق ہو گی بہتر فرقوں پر اکثر فرقے ہلاک ہونگے اور ایک فرقہ نجات پائے گا۔ لوگوں نے پوچھا۔

یا رسول اللہ من تلک الفرقۃ قال الجماعۃ الجماعۃ الجماعۃ

خصال ابن بابویہ مطبوعہ طہران جلد ۲

۔ یا رسول اللہ وہ ناجی فرقہ کون سا ہوگا تو آپ نے فرمایا جماعت۔ جماعت۔ جماعت

الزموا سواد الاعظم فان ید اللہ علی الجماعۃ وایاکم والفرقۃ۔ فان الشاذ من الناس للشیطان کما ان الشاذ من الغنم للذئب الا من دعا الی ھذا شعار فاقتلوہ ولو کان تحت عمامتی ھذا۔

بڑے گروہ کے ساتھ ملے رہو۔ جماعت کو خدا کی تائید حاصل ہوتی ہے خبردار! فرقہ بندی سے بچے رہنا جو شخص جماعت سے الگ ہو جاوے وہ شیطان کے قابو میں آجاتا ہے جیسے ریوڑ سے الگ بکری بھیڑیئے کی غذا بن جاتی ہے۔ خبردار! جو شخص فرقہ بندی کا داعی ہو اسے قتل کر دو اگرچہ وہ میری ہی دستار کے نیچے ہو۔

حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے فرمان اور حضرت علی رضی اللہ تعالے عنہ کے قول کے مطابق جماعت کے ساتھ وابستگی لازمی اور علیحدگی ناجائز اور حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالے عنہ کی خلافت پر اجماع امت اظہر من الشمس۔ لہذا اس کا منکر واجب التعزیر ہوا۔ (ابوالاحسن رضوی)

امامت و خلافت:۔

خلافت راشدہ:۔

قوم کی امامت وہ کرائے جو ان سب میں قرآن زیادہ پڑھا ہوا ہو اگر اس وصف میں برابر ہوں تو جو ہجرت میں مقدم ہو۔ اگر ہجرت میں بھی برابر ہوں تو جو عمر میں بڑا ہو۔ اور اگر عمر میں بھی برابر ہوں تو جو سنت پیغمبر میں زیادہ عالم ہو اور تفقہ دینی میں اسے برتری حاصل ہو۔

(ترجمہ فروع کافی جلد ا ص۲۳ لکھنو)

فلما اشتد به المرض امر ابابکر ان یصلی بالناس بعد ذالک یومین

ترجمہ:۔ جب آنحضرت پر مرض کی تکلیف زیادہ ہوگئی تو آپ نے ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالے عنہ کو نماز پڑھانے کا حکم دیا۔ ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالے عنہ دو یوم تک نماز پڑھاتے رہے۔ (در نجفیہ شرح نہج البلاغت مطبوعہ ایران ص۲۲۵)

لقد امره رسول الله صلی الله علیه وسلم بالصلوٰة بالناس وهو حیٌّ

(نہج البلاغۃ ابن ابی الحدید جزء ۷/۲)

اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جبکہ زندہ تھے تو ابوبکر رضی اللہ تعالے عنہ کو لوگوں کو نماز پڑھانے کا حکم دیا۔

ثم قام وتهیأ للصلوٰة وحضر المسجد وصلی خلف ابی بکر:۔

(احتجاج طبرسی ص۲ و تفسیر قمی)

پھر حضرت علی رضی اللہ تعالے عنہ اٹھے اور نماز کی تیاری کر کے مسجد حاضر ہوئے اور

حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالٰے عنہ کے پیچھے نماز ادا کی۔ (مذکورہ مضمون)

مرآۃ العقول شرح الاصول والفروع محمد باقر اصفہانی ص ۳۸۸

قرآن مجید مترجم از مقبول احمد ضمیمہ ص ۴۱۵

جماعت اہل دین تے عقب میں ان کے (ابوبکر رضی اللہ تعالٰے عنہ) صف باندھی چنانچہ شاہ لافتی (حضرت علی رضی اللہ تعالٰے عنہ) بھی تھے۔ (غزوات حیدری اردو ص ۴۲)

اس کتاب میں پہلے تو چاروں خلفاء راشدین ابوبکر عمر عثمان علی رضوان اللہ علیہم کی حکومتوں کا ترتیب وار ذکر ہے (الفخری اردو مؤلفہ محمد علی ابن علی بن طباطبا اثنا عشری شیعہ م ۷۰۹ھ)

"خلافتِ راشدہ کا اندازِ حکومت:- پہلی چار خلافتیں۔۔۔۔ ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالٰے عنہ، عمر بن خطاب، عثمان بن عفان۔ علی ابن ابی طالب (رضوان اللہ علیہم) ہر حیثیت سے دُنیوی جاہ کی بہ نسبت دینی مرتبے سے زیادہ مشابہ تھیں۔۔۔۔۔ سیرۃ کا یہ انداز دُنیوی بادشاہوں جیسا نہیں بلکہ نبوت اور اخرویت سے زیادہ مشابہ ہے۔ (الفخری ص ۳۳-۳۴)

خلافتِ راشدہ: سب سے پہلی (اسلامی) حکومت یعنی خلفائے اربعہ کی حکومت کی ابتداء آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد شروع ہوئی یعنی ابوبکر بن ابی قحافہ (رضی اللہ تعالٰے عنہ) کی بیعت سے آغاز ہوا جو ۱۲ھ میں ہوئی اور اختتام امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب (علیہ السلام) کے قتل ہونے کے بعد ہوا جو ۴۰ھ میں واقع ہوا یہ خوب سمجھ لیجئے کہ یہ حکومت دنیوی حکومتوں کے طرز پر نہ تھی اور یہ نبوی امور اور اُخروی احوال سے زیادہ مشابہ تھی۔ حق یہ ہے کہ اس حکومت کا انداز انبیاء کا انداز اور اس کا طرز اولیاء کا طرز رکھتا تھا۔ اور فتوحات بڑے بڑے فرمانرواؤں کی سی تھیں۔ ان کی زندگی میں جفاکشی تھی کھانے پینے میں انتہائی اختصار تھا۔۔۔ ان کا کھانا معمولی سے معمولی تنبیہ دن جیسا تھا۔۔۔

ان خلفاء کا کھانا اور کپڑے میں یہ اختصار نہ کسی محتاجی کی وجہ سے تھا اور نہ اس لئے کہ انہیں عمدہ کھانا اور کپڑا نصیب نہ ہوتا تھا۔ بلکہ یہ اس لئے تھا کہ غریب رعایا کی امداد اور اپنی شہوات نفس کو دبانا مقصود تھا اور وہ ریاضت کے طور پر اس زندگی کے عادی بننا چاہتے تھے ورنہ۔

انہیں سے ہر ایک کے پاس کافی دولت نخلستان۔ باغ اور دوسرے سامان موجود تھے یہ سب کچھ نیکی اور تقرب خداوند کی راہ میں صرف کر دیتے تھے۔ ان خلفاء کی فتوحات اور جنگوں کا یہ ٹھکانہ ہے ان کے گھوڑے زلزلہ اور خراسان کی آخری حدوں تک پہنچ گئے اور دریاؤں کو عبور کر گئے۔ (الفخری ص۹۱-۹۲)

یہ پہلی اسلامی حکومت تھی (خلافت صدیقی) اس میں پہلی جنگ اہل ردہ (مرتدین) کی جنگ تھی۔ ... حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے ان مرتدین کے ہر گروہ کے لئے ایک ایک جیش تیار کیا۔ جو ہر اکران سے برسر پیکار رہا۔ فتح اسلامی لشکروں کو ہوئی اور ان مرتدین کو قتل یا قید کیا گیا۔ جو بچ گئے وہ اسلام لے آئے اور زکوٰۃ ادا کرنے لگے (الفخری ص۹۳)

(بسلسلہ مسلیمہ کذاب وسجاح)

جب ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو یہ اطلاع ہوئی تو آپ نے ایک جیش اسلامی کو جس کے امیر خالد بن ولید تھے بھیجا جنگ ہوئی اور ایسی خونریز جنگ ہوئی جو اہل اسلام نے اب تک نہ دیکھی تھی۔ بالآخر مسلمانوں کو فتح ہوئی اور مسیلمہ قتل کیا گیا اور اسی غلبے کا نتیجہ فتح شام بھی تھی۔ (الفخری ص۹۴)

میرے (رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے) بعد ابوبکرؓ خلیفہ ہوں گے اور ان کے بعد عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ ہوں گے۔ (حیات القلوب ۵۵۹/۲)

حدیث: نبی کریم کی زوجہ محترمہ حضرت حفصہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا ایک دن غمگین بیٹھی تھیں۔ نبی علیہ السلام نے ان کو غمگین پاکر فرمایا کیا تم کو ایک خوشخبری نہ سناؤں؟ میری وفات کے بعد میرے جانشین ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ان کے بعد تمہارے والد عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ) ان کے جانشین ہونگے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کو یہ کیسے معلوم ہوا۔ آپ نے فرمایا! میرے اللہ علیم وخبیر نے مجھے بتلایا۔

(تفسیر صافی۔ بحوالہ تفسیر قمی۔ تفسیر ربانی۔ تفسیر مجمع البیان۔ حیات القلوب ذیر سورہ تحریم بحوالہ نصیحۃ الشیعہ ص۳۰۲)

امام جعفر صادق نے ایک شخص کے جواب میں فرمایا۔ دونوں کے دونوں (ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہا) عادل امام تھے۔ حق پر ہی زندگی گزاری اور حق پر ہی دنیا سے تشریف لے گئے۔ قیامت

کے دن دونوں پر رحمت ہو۔ (احقاق حق ص۱۶)

حضرت علی کی اقتداء حضرت صدیق:

کشیدند صف اہل دین از قضا
دراں صف ہم استاد شیر خدا

یعنی ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پیچھے جب اہل دین نماز کے لئے صف بستہ ہوئے تو ان میں حضرت علی شیر خدا بھی کھڑے ہوئے (حملہ حیدری ص۲۰۹)

پھر وہ (حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ) اٹھے اور نماز کے قصد سے وضو فرما کر مسجد میں تشریف لائے اور (ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کے پیچھے نماز میں کھڑے ہو گئے (ضمیمہ حاشیہ مقبول احمد شیعی ص۱۲)

حضر المسجد وصلیٰ خلف ابی بکر (زرہ تحفہ [illegible])

حضرت علی مسجد میں حاضر ہوئے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی [illegible] نماز ادا کی۔

ثم قام وتهيأ للصلوٰة وحضر المسجد وقف خلف ابی بکر وصلیٰ (تفسیر [illegible])

پھر (حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ) اٹھے اور نماز کی تیاری کی اور مسجد نبوی میں حاضر ہو کر ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اقتداء میں نماز پڑھی۔

قام تهيأ للصلوٰة وحضر المسجد وصلیٰ خلف ابی بکر (احتجاج طبرسی ص۵۳)

بارادہ نماز (حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ) اٹھے اور مسجد میں حضرت ابوبکر کے پیچھے نماز پڑھی

(کان علی علیہ السلام فیصلی فی مسجد الصلوٰت الخمس

(کتاب السلیم بن قیس العامری الہلالی)

حضرت علی علیہ السلام نماز خمسہ مسجد میں پڑھتے تھے۔

وان ادعی صلوٰۃ مظہر للاقتداء فذالک مسلم لانہ الظاہر (تلخیص الشافی)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پیچھے نمازیں پڑھنا مسلم ہے کیونکہ یہ بالکل ظاہر ہے۔

بیعت حضرت علیؓ: ثم تناول ید ابی بکر فبایعہ (احتجاج طبرسی مطبوعہ نجف ص۰د)

پھر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہاتھ پکڑا اور ان سے بیعت کی۔

قال اُسامۃ لہ ھل بایعتہ فقال نعم یا اسامہ

حضرت اسامہ رضی اللہ تعالٰے عنہ، نے پوچھا کیا آپ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالٰے عنہ، کے ہاتھ پر بیعت کرلی؟ تو آپ نے فرمایا ہاں اسامہ۔ (ایضاً ص۵۶)

ثم مدیدہٗ فبایعہٗ (الشافی شریف مرتضیٰ)

پھر حضرت علی رضی اللہ تعالٰے عنہ، نے اپنا ہاتھ پھیلایا۔

اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالٰے عنہ سے بیعت کرلی۔

فالظاھر الذی لا اشکال فیہ انہ علیہ السلام انما بایع دفعاً للشر وفرارًا من الفتنۃ۔

پس ظاہر وجہ جس پر کوئی اشکال نہیں اس بیعت کی یہ ہے کہ علی علیہ السلام نے صدیق کے ہاتھ پر بیعت کرلی تاکہ شر رفع ہو اور فتنہ و فساد سے دوری ہو۔

حبیب بن ابی ثابت سے مروی ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ اپنے گھر میں تھے کسی نے آکر بتایا کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالٰے عنہ بیعت کے لئے مسجد میں بیٹھے ہیں آپ قمیض پہنے بغیر چادر لئے فوراً باہر خوف مسجد میں آئے کہ دیر نہ ہو جائے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالٰے عنہ، کے پاس پہنچ گئے۔ (طبری جلد حصہ سوم)

بیعت حضرت علی رضی اللہ تعالٰے عنہ، بدست ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالٰے عنہ، کے بارے میں شرح نہج البلاغۃ درہ نجفیہ۔ کشف الغمہ۔ حق الیقین۔ فروع کافی کتاب الروضہ میں موجود ہے۔

حضرت علی رضی اللہ تعالٰے عنہ، نے حضرت حسن رضی اللہ تعالٰے عنہ، کو وصیت فرماتے وقت کہا:۔ فقد نظرت فی اعمالھم۔ وفکرت فی اخبارھم وسرت فی آثارھم۔ حتیٰ عدت کاحدھم۔ (نہج البلاغۃ جلد ۲)

میں نے (خلفائے پیشرو ثلاثہ) کے اعمال پر نظر کی۔ ان کی اخبار پر غور و فکر کیا۔ ان کے نقش قدم پر چلا حتیٰ کہ میں بھی ان کی طرح (خلیفہ) ہوا۔

حضرت امام باقر فرماتے ہیں حضرت علی رضی اللہ تعالٰے عنہ، نے حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالٰے عنہ، کی بیعت کرلی۔ (فروع کافی کتاب الروضہ۔ ص ۱۶۱)

حضرت علی رضی اللہ تعالٰے عنہ، نے حضرت سلمان فارسی کو فرمایا بیعت کن با ابوبکر پس سلمان بیعت کرو۔ (حیات القلوب جلد دوم)

یعنی اے سلمان! ابوبکر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی بیعت کرو پس انھوں نے بیعت کی۔

مسجد نبوی کے درمیان مجمع عام میں علی رضی اللہ تعالےٰ عنہ، نے کھڑے ہوکر حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالےٰ عنہ، کی عظمت احسان کی فضیلت ان کی سبقت فی الاسلام بیان کر کے بیعت کرلی۔ پس لوگ علی رضی اللہ تعالےٰ عنہ، کے پاس آئے اور کہا ابوالحسن تم نے اچھا کیا اور خوب کیا۔

(تحفۃ الاحباب فی تاریخ الاصحاب سید ذاکر حسین جعفری ص۱۴)

(بحوالہ فیض الاسلام علی المرتضیٰ نمبر ص۲۲)

حضرت علی رضی اللہ تعالےٰ عنہ، کے بیعت ہونے کے حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالےٰ عنہ، نے بار بار اعلان کیا کہ، میں تم سے بیعت توڑتا ہوں۔ ہے کوئی تم میں مجھ سے کراہت کرنے والا؟ ہے کوئی تم میں سے مجھ سے بغض رکھنے والا؟ پس ہر بار سب سے پہلے حضرت علی کھڑے ہوتے تھے اور کہتے تھے۔ خدا کی قسم ہم تم سے بیعت نہیں توڑنے دوں گا اور نہ تم کو ہرگز اپنی بیعت فسخ کرنے دوں گا (تحفۃ الاحباب مذکور)

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ، اپنی بزرگی اور اپنے اثرورسوخ کی بنا پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جانشین منتخب کر لئے گئے۔ آپ کی دانائی فراست اور اعتدال پسندی مسلم تھی۔ ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، کے انتخاب کو حضرت علی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خاندان نے تسلیم کرلیا۔ (تاریخ اسلام امیر علی جسٹس ص۲۶)

ترجمہ: پس اس وقت میں خود چل کر ابوبکر کے پاس گیا اور ان کی بیعت کرلی اور ان حوادث کا یہاں تک مقابلہ کیا کہ باطل (فتنہ ارتداد) راہ سے ہٹ گیا اور بھاگ گیا۔ اللہ کا کلمہ بلند ہوا خواہ کافر اسے ناپسند کریں۔ ابوبکر ان امور کے والی رہے اور انھوں نے درستی اعتدال اور میانہ روی کا طریق اختیار کیا اور میں خیر خواہی میں ان کا دست راست رہا۔ . . . ان کا کوشش سے فرمانبردار رہا اور مجھے کبھی طمع پیدا نہ ہوئی کہ ابوبکر صدیق (رضی اللہ تعالےٰ عنہ، کو کوئی حادثہ پہنچے اور امر خلافت جس کی میں نے بیعت کی ہے میری طرف لوٹ آئے۔

ترجمہ خطبہ کتاب منار الھدیٰ مؤلفہ شیخ علی البحرانی ص۳۷۳ بحوالہ حضرت علی رضی اللہ تعالےٰ عنہ، کی حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے برضا و رغبت بیعت)

جنگ نہروان کے خاتمہ پر حضرت ابو بکر عمر عثمان رضی اللہ تعالےٰ عنہم کے بارے میں
حضرت علی رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے حجر بن عدی عمرو بن الحمق، عبداللہ بن وہب الراسبی نے رائے
پوچھی تو آپ نے فرمایا۔ میں تم کو ایک تحریر دوں گا جس میں ان کے بارے میں بیان کروں گا تو وہ تحریر
میرے ساتھیوں کو پڑھ کر سنا دینا۔

اس تحریر میں بھی مذکورہ بالا بیان موجود ہے۔

الامامۃ والسیاسۃ۔ نہج البلاغۃ۔ بحوالہ حضرت علی کے مکتوبات ص۲۰۹ لاجرم نزدیک ابوبکر
رفتم و باو بیعت کردم (ناسخ التواریخ جلد سوم)

میں نے ابوبکر کے پاس جاکر بیعت کرلی۔

فبایعت ابا بکر کما بایعتم ؛ وکرھت ان اشق عصا المسلمین ۔

(امالی شیخ طوسی ص۲۸۱ طبع نجف)

میں نے ابوبکر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی بیعت کی جیسے تم نے کی اور مسلمانوں کی لاٹھی کو توڑنا
مکروہ جانا۔ جنگ جمل کے بعد تقریر۔

ابوبکر و عمر و سعد بن معاذ رضوان اللہ علیہم نے کہا اٹھو

تزویج فاطمہ و کردار صدیقی حضرت علی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے پاس چلیں اور ان
سے کہیں فاطمہ کی خواستگاری کرو۔ اگر تنگدستی مانع ہو تو ہم ان کی مدد کریں۔ . . . حضرت علی نے کہا لیکن
مجھے تنگدستی اس امر کے اظہار سے شرم دلاتی ہے۔ ان لوگوں نے جس طرح ہوا حضرت کو راضی کیا۔

(اردو جلاء العیون ص۱۹۰ جلد اول، و بحار الانوار باقر مجلسی)

جناب امیر نے فرمایا ابوبکر و عمر میرے پاس آئے اور کہا حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے پاس جناب فاطمہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کی خواستگاری کیوں نہیں کرتے؟ (جلاء العیون جلد اول ص۱۷۷
وکتاب الامالی الشیخ ابی جعفر الطوسی مختصراً) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے ہی حضرت فاطمہ
کے رشتہ کے بارے میں عرض کرنے کی ترغیب دی ورنہ حضرت علی رضی اللہ تعالےٰ عنہ، میں رسول کریم صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں یہ عرض کرنے کی جرات . ہی نہ تھی (الزہرا مصنفہ خان بہادر اولاد حیدر فوق ص۴۱
حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا۔ اے علی اٹھو اور اپنی زرہ بیچ ڈالو۔

یہ سن کر میں گیا اور زرہ فروخت کر کے اس کی قیمت حضرت کی خدمت میں لایا... بعد ان میں سے حضور اکرمؐ نے دو مٹھیاں ابوبکر رضی اللہ عنہ کو دیں کہ بازار میں جا کر کپڑا وغیرہ جو اثاث اہلبیت در کار ہے لے آئیں اور ایک جماعت صحابہ کو ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بعد بھیجا اور سب بازار پہنچے ان میں سے جو شخص چیز لیتا تھا ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مشورہ سے لیتا تھا۔

جب سب اسباب خرید چکے ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور سب اصحاب مذکورہ نے کر حضرت کی خدمت میں آئے۔ جلا العیون جلد اول اُردو صہ۱۷۱)

ترجمہ۔ جب میں نے (حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ) چار سو درہم (حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سے لے لئے اور زرہ حضرت عثمان سے لے چکے تو حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نے کہا کہ یہ زرہ میری طرف سے آپ کو ہدیہ ہے پس میں زرہ اور درہم لے کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت میں آیا اور زرہ اور درہم آپ کے آگے رکھ دیئے۔ حضرت عثمان کا یہ سارا ماجرا عرض کر دیا تو آپ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے حق میں دعائے خیر کی اور ایک مٹھی بھر کر ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، کو بلا کر ان کے حوالے کی کہ بازار سے میری بیٹی (فاطمہ رضی اللہ عنہا) کے لئے مناسب سامان لاؤ (کشف الغمہ ۱۰ء ترجمہ رسالہ شان عثمان صہ۱۰)

اللہ تعالیٰ نے مجھے (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو) حکم دیا ہے کہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، کا نکاح میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، سے کر دوں۔ پس تم ابوبکر عمر عثمان علی طلحہ زبیر رضوان اللہ علیہم اور اتنے انصار کو میرے پاس بلا لاؤ میں ان کو لے آیا اور وہ آ کر بیٹھ گئے.... تو رسول کریمؐ نے خطبہ فرمایا... میں تم کو گواہ ٹھہراتا ہوں کہ میں نے فاطمہ کا نکاح علی سے کر دیا (کشف الغمہ ۱۰؍ شان عثمان صہ۱۱

چو بگذشت چندے بدیں داوری
یکے روز افتند نزد علی
زیاران مخصوص او چند تن
بگفتند اے شمع انجمن
دریں کار خیر او ریست تراہست
سکوت دریں خطبہ چندی چراست

رو از خدمت سید انبیاء
بکن خواستکاری خیر النساء
بپاسخ چنیں گفت لعسوب دین
کہ دارم دو مانع برآمدام اینا
نخست آنکہ شرم آیدم از نبی
دوم خاشتم کردہ دست تہی
بترغیب یاران عسل دلی
بروز دگر رفت نزد نبی

(محمد حیدری مرزا، باذل جلد اول)

ان تمام حوالجات نیز دیگر کتب۔ اذ مالی شیخ ابی جعفر طوسی۔ مناقب خوارزمی۔ مناقب ابن شہر آشوب، کشف الغمہ بحار الانوار وغیرہ سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا نکاح حضرت بی بی فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا سے ترغیب حضرت ابوبکر صدیق اور عمر فاروق رضی اللہ عنہم ہوا اور حق مہر کی رقم حضرت عثمان رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے ادا فرمائی اور یہی لوگ نکاح کے گواہ قرار پائے۔ بلکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بمشورہ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالےٰ عنہ، یہ نکاح کیا۔ اور جب حضرت علی رضی اللہ تعالےٰ عنہ، اور حضرت فاطمۃ الزہرا میں تنازعہ ہوا تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ، و حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو ہی تصفیہ کے لئے بلایا۔

قصہ باغ فدک و ابوبکر صدیق

حضرت جعفر الصادق سے روایت ہے کہ
ان العلماء ورثۃ الانبیاء ان الانبیاء
لم یورثوا درھما ولا دینارا وانما اورثوا احادیث من احادیثھم
(اصول کافی کتاب العلم مطبوعہ لکھنؤ ۱۷)

انبیاء کے وارث علماء ہیں اس لئے کہ انبیاء نے میراث نہیں دی درہم و دینار میں اور نہیں میراث دی انہوں نے مگر احادیث۔

ترجمہ :۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فدک سے تمہارا قوت رکھ لیتے تھے اور باقی کو تقسیم کر دیتے اور اٹھاتے تھے اس میں سے اللہ کی راہ میں اور تمہارے لئے ..... میں اللہ کی قسم کھاتا ہوں کہ فدک میں وہی کروں گا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کرتے تھے۔ تو اس پر فاطمہ رضی اللہ عنہا راضی ہو گئیں اور فدک میں اسی پر عمل کرنے کا ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، سے عہد لے لیا اور ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، فدک کی پیداوار کر لیتے تھے اور جتنا اہل بیت کا خرچ ہوتا تھا ان کے پاس بھیج دیتے تھے۔ پھر ابوبکر کے بعد کے خلفاء نے ایسا ہی کیا۔ یعنی حضرت عمر و عثمان و علی رضی اللہ عنہم نے۔ (نہج البلاغت شرح مطبوعہ طہران ج ۳، اور درہ نجفیہ شرح نہج البلاغۃ)

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت بی بی فاطمۃ الزہراء سے فرمایا۔

واموال و احوال خود را از تو مضائقہ نمی کنم، آنچہ خواہی بگیر تو سیدہ امت پدر خودی و شجرہ طیبہ از برائے فرزندان خود انکار فضل تو کسے نمی تواند کرد، و حکم تو نافذ است در اموال من اما در اموال مسلمانان مخالفت پدر تو نمی توانم کرد (حق الیقین فروع کافی جلد ثالث کتاب العقائد)

یعنی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ تم میرے مال سے جو چاہو لے سکتی ہو۔ اور تمہارا حکم میرے مال میں نافذ ہے لیکن مسلمانوں کے مال میں آپ کے والد کے طریق کے خلاف نہیں کر سکتا۔

ترجمہ :۔ کثیر النواء کہتا ہے کہ میں نے ابی جعفر محمد بن علی (امام باقر) سے عرض کیا کہ اللہ مجھے آپ پر قربان ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آپ فرمائیں کہ کیا ابوبکر و عمر نے آپ کے حقوق میں کچھ ظلم کیا یا آپ کے حق کو ضائع کیا۔ فقال لا فرمایا نہیں اس ذات کی قسم جس نے اپنے بندے تمام عالم کے نذیر (یعنی رسول کریم) پر قرآن مجید اتارا ما ظلمنا من حقنا مثقال حبۃ من خردل ہمارے حقوق کے متعلق ان دونوں نے ایک رائی کے دانہ کے برابر بھی ظلم نہیں کیا۔

پھر میں نے عرض کیا کیا میں ان دونوں کے ساتھ دوستی رکھوں فرمایا ہاں! تو ان دونوں کے ساتھ دنیا و آخرت میں دوستی و محبت رکھ۔ (بروایت ابوبکر جوہری شیعہ شرح نہجۃ البلاغۃ۔ ابن ابی الحدید۔ بحث فدک) قال زید بن علی بن حسین: لو رجع الامر الی لقضیت فیہ بقضاء ابی بکر (شرح نہجۃ البلاغۃ حدیدی)

حضرت زید نے فرمایا کہ اللہ کی قسم اگر یہ معاملہ فدک میری طرف آتا تو میں بھی ابوبکر رضی اللہ
تعالےٰ عنہ کے فیصلے کے مطابق ہی فیصلہ کرتا۔

ابوبکر رضی اللہ تعالےٰ عنہ غلہ وسود آں گرفتہ بقدر کفایت باہل بیت علیہم السلام میداد و
خلفاء بعد از وہم برآن اسلوب رفتار نمود (شرح فارسی نہج البلاغۃ از فیض الاسلام علی نقی)

فلما وصل الامر الی علی بن ابی طالب کلمہم فی رد فدک فقال انی لاستحیی من اللہ ان ارد شیئا منع منہ ابوبکر
وامضاہ عمر
(الشافی فی الامامۃ سید مرتضیٰ علم الہدیٰ وشرح نہج البلاغۃ ابن الحدید)

فدک کے بارے میں حضرت حسن رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا مجھے اللہ تعالےٰ سے حیاء آتی
ہے کہ میں اس چیز کو لوٹا دوں جس کو حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے منع کیا اور حضرت عمر
رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے بھی جاری رکھا۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا
[illegible] رضی [illegible] جب تم [illegible] میرے نزدیک [illegible] اور امین ہو اگر
[illegible] رضی اللہ [illegible] تم سے فدک کے معاملے میں کوئی وعدہ وعید کیا تھا تو میں اس کو تسلیم کرنے کو
تیار ہوں تو سیدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا نے فرمایا لم یعہد الی فی ذالک (شرح ابن الحدید)
حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرے ساتھ فدک کے معاملے میں کوئی وعدہ نہیں فرمایا۔

وفات حضرت بی بی فاطمۃ الزہرا و خدمات حضرت ابوبکر صدیق

وکانت (علی) یمرضہا بنفسہ وتعینہ علی ذلک اسماء بنت عمیس رحمہا اللہ
(امالی شیخ ابی جعفر محمد بن حسن الطوسی)

پس حضرت بوصیت او عمل نمودہ خود متوجہ تیمارداری او بود و اسماء بنت عمیس آن حضرت
را دریں امور مساعدت می کرد (جلاء العیون ملا باقر مجلسی)

یعنی حضرت بی بی فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کی بیماری کی حالت میں حضرت ابوبکر صدیق
رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی زوجہ محترمہ اسماء بنت عمیس نے تیمارداری کی۔ وکان علی یصلی فی المسجد الصلوات
الخمس فلما صلی قال لہ ابوبکر وعمر کیف بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی ان ثقلت فسالا عنہا

کتاب السلیم بن قیس مطبوعہ حیدریہ نجف،

جب حضرت علی پانچوں وقت مسجد میں نماز پڑھتے تو حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ ان سے حضرت بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا کی مزاج پرسی فرماتے۔

حضرت بی بی فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا نے حضرت اسماء بنت عمیس زوجہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو وصیت فرمائی کہ بعد وفات ان کی نعش کے لئے اس قسم کا تابوت بنایا جاوے کہ کپڑے کے نیچے بھی ان کے جسم کی حالت معلوم نہ ہو اور ان کو غسل بھی وہی دیں۔ اسلام میں یہ پہلا تابوت تھا جو اسماء بنت عمیس نے تیار کروایا۔ لہذا حضرت اسماء نے تیمارداری کے بعد تابوت بنوایا اور غسل دیا اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت بی بی فاطمہ کی وصیت پر عملدرآمد کرنے کا حکم دیا

(جلاء العیون جلد اوّل اردو صفحہ ۲۴۲)

کہ حضرت اسماء زوجہ ابوبکر رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو غسل دیا۔ کتاب مناقب بنت ہر مرغوب و کشف الغمہ میں بھی موجود ہے۔

حضرت بی بی فاطمۃ الزہرا کی وفات پر۔

فاقبل ابوبکر و عمر تعزیان علیا و یقولون لہ یا ابا الحسن لا تسبقنا بالصلوۃ علی ابنۃ رسول اللہ

ابوبکر و عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہم نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے تعزیت کی اور کہا کہ دختر نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی نماز جنازہ میں جلدی نہ کرنا۔ (کتاب سلیم بن قیس الہلالی عامری)

وفات حضرت ابوبکر صدیق خلفائے راشدین میں سب سے پہلے ابوبکر رضی اللہ عنہ کی وفات ہوئی ۱۳ھ میں آپ نے طبعی موت سے مدینہ میں وفات پائی۔ مرض یہ تھا کہ غار میں جو آپ کو سانپ نے ڈس لیا تھا۔ اس کے زہر کا اثر نمایاں ہوگیا تھا آپ اپنی دختر اور زوج رسولؐ یعنی عائشہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کے حجرے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو میں دفن ہوئے۔

آنحضور کی وفات اسی حجرہ میں ہوئی تھی۔ اور وہیں سپرد خاک بھی کئے گئے تھے ابوبکر رضی اللہ تعالےٰ عنہ، بھی آپ کے پہلو میں مدفون ہوئے۔ آپ نے عمر بن خطاب رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو اپنے بعد نامزد کرکے امت کا خلیفہ بنایا۔ (الفخری صفحہ ۹۹)

خطبہ سیدنا حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
بروفات خلیفۃ الرسول سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

آپ کی وفات پر صحابہ کرام کے تاثرات

حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ طاہرہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا:

اگرچہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے حادثۂ وفات کے بعد آپ کی وفات سب سے بڑا حادثہ ہے لیکن یہ ہر حال اللہ کے حکم کے مطابق ہم صبر ہی کریں گے۔ . . . ابا جان میرا آخری سلام قبول کیجئے میں آپ کے مرنے پر جزع فزع نہیں کر رہی۔

حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے باچشم پُر نم فرمایا: -

. . . اے خلیفۂ رسول اللہ! آپ نے دنیا سے رخصت ہو کر قوم کو سخت محنت و مشقت میں ڈال دیا . . . . آپ کا سایہ ہونا تو درکنار اب تو کوئی ایسا بھی نہیں جو آپ کی گرد کو پہنچ سکے . . . .

سیدنا حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم آپ کے دروازہ پر انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھتے ہوئے پہنچے اور فرمایا۔ الیوم انقطعت خلافۃ النبوۃ۔ آج خلافت نبوت منقطع ہوگئی (طویل خطبہ جس میں آپ کے بے شمار محاسن اور اوصاف کا تذکرہ فرمایا)

(ترجمہ) اے ابوبکر! اللہ تم پر رحم فرمائے تم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے محبوب، مونس معتمد، محرم راز اور مشیر تھے تم سب سے پہلے ایمان لائے۔ تم سب سے زیادہ مخلص مومن تھے تمہارا الیقین سب سے زیادہ مضبوط تھا۔ تم سب سے زیادہ اللہ سے ڈرنے والے اور دین کے معاملے میں تکلیف اٹھانے والے تھے حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں سب سے زیادہ حاضر باش۔ اسلام پر سب سے زیادہ مہربان۔ حضور کے ساتھیوں کے لیے سب سے زیادہ بابرکت۔ رفاقت میں سب سے بہتر مناقب و فضائل میں سب سے بڑھ کر۔ پیش قدمیوں میں سب سے افضل و برتر۔ درجے میں سب سے اونچے۔ وسیلے کے لحاظ سے حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے زیادہ قریب تر۔ سیرت میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے مشابہ۔ عادت، مہربانی اور فضل میں صحابہ میں سب سے زیادہ بلند مرتبہ والے اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے نزدیک سب سے زیادہ مکرم اور معتمد تھے۔ بس اللہ اسلام اور اپنے رسول صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف سے تم کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ تم حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے نزدیک بمنزلہ چشم و گوش تھے تم نے آپ کی اس وقت تصدیق کی جب لوگوں نے تکذیب کی۔ اسی لیے اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام میں تم کو صدیق کہا۔ . .

والذی جاء بالصدق وصدق بہ۔ تم نے حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اس وقت غم خواری کی جب لوگ بخل کرتے تھے۔ ناخوشگوار حالات میں تم حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جم کر کھڑے رہے جب کہ لوگ بچھڑ گئے۔ تم نے سختیوں میں حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حق صحبت حسن و خوبی سے ادا کیا۔ تم ثانی اثنین اور رفیق غار تھے۔ تم پر سکون نازل ہوا۔ تم ہجرت میں رسول اللہ کے ساتھی تھے۔ اللہ کے دین اور امت رسول صلے اللہ علیہ وسلم کے تم ایسے خلیفہ تھے جس نے اس وقت خلافت کا حق ادا کیا جب لوگ مرتد ہو گئے۔ تم نے خلافت کا ایسا حق ادا کیا جو کسی پیغمبر کے خلیفہ سے نہ ہو سکا۔ تم نے اس وقت مستعدی دکھائی جب تمہارے ساتھی سست ہو گئے۔ تم نے اس وقت جنگ کی جب وہ عاجز ہو گئے تھے جب وہ کمزور ہو گئے تو تم قوی رہے۔ تم نے منہاج رسول صلے اللہ علیہ وسلم کو اس وقت تھاما جب لوگ پست ہو گئے۔ تم نزاع و تفرقہ کے بغیر خلیفہ برحق تھے۔ اگرچہ اس سے منافقوں کو غصہ۔ کفار کو رنج۔ حاسدوں کو کراہت اور باغیوں کو غیظ تھا۔ تم امر حق پر قائم رہے جب لوگ بزدل ہو گئے۔ تم ثابت قدم رہے جب وہ ڈگمگا گئے۔ تم اللہ کے نور کو لیے ہوئے بڑھتے رہے جب لوگ ٹھہر گئے۔ پھر انہوں نے تمہاری پیروی کی اور ہدایت پائی۔ تمہاری آواز ان سب سے پست تھی مگر تمہارا رتبہ ان سب سے بلند تھا۔ تمہارا کلام سب سے سنجیدہ تھا اور تمہارا نطق سب سے زیادہ صحیح تھا۔ تم سب سے زیادہ خاموش تھے۔ تمہارا قول بلیغ تھا۔ تم سب سے زیادہ بہادر۔ سب سے زیادہ معاملہ فہم عمل کے لحاظ سے سب سے زیادہ اشرف تھے۔ خدا کی قسم تم دین کے سردار تھے جب لوگ دین سے ہٹے تو تم ان کے آگے تھے اور جب وہ دین کی طرف آئے تو تم ان کے پیچھے تھے۔ تم مومنوں کے لیے رحمدل باپ تھے۔ یہاں تک کہ وہ تمہاری اولاد بن گئے۔

جن بھاری بوجھوں کو وہ اٹھا نہ سکتے تھے۔ تم نے ان کو اٹھا لیا جس چیز کو انہوں نے چھوڑ دیا تھا تم نے ان کو اس کی رغبت دلائی اور جو چیز انہوں نے ضائع کر دی تم نے اس کی حفاظت کی جس کو وہ نہیں جانتے تھے تم نے ان کو وہ چیز سکھائی جب وہ عاجز و درماندہ ہوئے تو تم نے تلوار کھینچ لی یعنی بہادری دکھائی جب وہ گھبرائے تو تم ثابت قدم رہے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ تم نے ان کی داد رسی کی اور وہ اپنی ہدایت کے لیے تمہاری طرف رجوع ہوئے اور کامیاب ہوئے اور جو چیز ان کے گمان میں بھی نہ تھی ان کو مل گئی۔ تم کفار کے لیے عذاب کی بارش اور آگ کا شعلہ تھے۔ مومنوں کے لیے رحمت انس اور پناہ تھے تم نے اوصاف

کی مانند تھے جس کو آندھیاں ہلا نہیں سکتیں۔ جیسا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم رفاقت اور مالی اعتبار سے سب سے زیادہ احسان کرنے والے تھے اور بقول حضور صلے اللہ علیہ وسلم تم جسماً کمزور تھے لیکن اللہ کے معاملے میں قوی تھے اور اپنی ذات میں متواضع اللہ کے نزدیک باعظمت اور لوگوں کی نظر میں بزرگ۔ تمہاری نسبت نہ کوئی دھوکے میں تھا اور نہ حرف گیری کر سکتا تھا۔ تم سے کوئی (غلط) طمع رکھ سکتا تھا اور نہ تم کسی کی رعایت کرتے تھے۔ ضعیف اور پست آدمی تمہارے نزدیک قوی تھا تم اس کو حق دلاتے تھے اور قوی تمہارے نزدیک ضعیف و ذلیل تھا۔ تم اس سے حق لیتے تھے۔ دور و نزدیک کے دونوں قسم کے آدمی تمہاری نگاہ میں یکساں تھے جو اللہ کا سب سے زیادہ مطیع اور متقی ہوتا تھا۔ وہی تمہارے سب سے زیادہ مقرب تھا۔ تمہاری شان حق صدق اور نرمی تھی۔ تمہارا قول حکم قطعی اور تمہارا معاملہ بُردباری اور دُور اندیشی تھا اور تمہاری رائے علم و عزم تھا۔ تم نے فساد کا قلع و قمع کر دیا اور راستے ہموار ہو گئے۔ مشکل آسان ہو گئی۔ آگ بجھ گئی اور دین معتدل ہو گیا۔ ایمان قوی ہو گیا۔ اسلام اور مسلمان مضبوط ہو گئے۔ اللہ کا امر غالب ہو گیا اگرچہ کفار کو ناگوار ہوا۔ تم نے سخت سبقت کی اور اپنے بعد والوں کو تھکا دیا۔ تم خیر سے کامیاب ہو گئے۔ تم اس سے بالاتر ہو کر تم پر ماتم کیا جائے۔ تمہارے مرثیے آسمانوں پر پڑھے جا رہے ہیں اور تمہاری مصیبت تمام دنیا میں ظاہر ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اللہ کے فیصلے پر راضی اور اپنا معاملہ اس کو سونپتے ہیں اور اللہ کی قسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد تمہاری موت جیسا کوئی حادثہ مسلمانوں پر کبھی نازل نہیں ہوا تم دین کی عزت۔ جائے پناہ اور حفاظت گاہ تھے مومنوں کے لیے تنہا ایک گروہ قلعہ اور دار الامن تھے۔ منافقوں کے واسطے سختی اور غضب تھے۔ پس اللہ تم کو تمہارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے ملا دے اور ہم کو تمہارے بعد تمہارے اجر سے محروم و گمراہ نہ کرے۔ [۱]

جب تک حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم خطاب فرماتے رہے لوگ خاموش رہے لیکن جب ختم کو پہنچے تو سب کی چیخیں نکل گئیں اور بیک آواز سب نے کہا اے رسول اللہ کے داماد آپ نے بے شک سچ فرمایا۔

---

[۱] ریاض النضرہ جلد اوّل ص ۱۸۳۔ کنز العمال بر مسند احمد بن حنبل جلد ۳ ص ۳۶۶۔ ترجمہ صدیق اکبر نمبر فیض الاسلام۔ تحفہ اثنا عشریہ ص ۵۶۹ بحار کتاب المواخذہ ابن السلمان مخزن اخلاق ص ۴۲۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے اقوال

☆ ... اللہ سے ڈرو اور اسلام قبول کرو۔
☆ ... صدق امانت ہے اور کذب خیانت۔
☆ ... جو قوم جہاد ترک کر دیتی ہے اللہ اس پر ذلت و خواری مسلط کرتا ہے۔
☆ ... کسی قوم میں بے حیائی پھیل جاتی ہے تو اللہ اس پر بلائیں اور عذاب عام کر دیتا ہے۔
☆ ... خیانت' بد عہدی اور چوری مت کرو۔
☆ ... اپنی حفاظت اللہ کے نام سے کرو' وہ تمہیں شکست اور وبا سے محفوظ رکھے گا۔
☆ ... حکمران دنیا و آخرت میں سب سے زیادہ بد بخت ہوتے ہیں۔
☆ ... مرد شرم کریں تو اچھا ہے' عورتیں کریں تو بہت اچھا ہے۔
☆ ... جہاد ایک لازمی فریضہ ہے اس کا ثواب بھی اس قدر عظیم ہے کہ اس کا اندازہ ممکن نہیں۔
☆ ... عمل جو بھی کرے بہتر ہے امیر کرے تو زیادہ بہتر ہے۔
☆ ... جوان کا گناہ بھی برا ہے لیکن بوڑھے کا سخت برا ہے۔
☆ ... امیر تکبر کریں تو برا ہے اگر غریب کریں تو بہت برا ہے۔
☆ ... شکر گزار مومن عافیت سے زیادہ قریب ہے۔
☆ ... پیغمبروں کی میراث علم ہے اور فرعون و قارون کی میراث مال۔
☆ ... وہ لوگ بہتر نہیں جو آخرت کیلئے دنیا کو ترک کرتے ہیں' بہتر وہ ہیں جو دنیا و آخرت دونوں کو حاصل کرتے ہیں۔
☆ ... شریف علم پڑھ کر متواضع ہو جاتا ہے اور ذلیل علم پڑھ کر متکبر۔
☆ ... سچائی اور نیکی جنت میں ہے' جھوٹ اور بدکاری دوزخ میں۔
☆ ... آپس میں قطع تعلق نہ کرو' بغض نہ رکھو' حسد نہ کرو' بھائی بھائی رہو۔